شربت میں انگلی داخل ہو گئی، تو کیا اس کا پینا مکروہ ہے؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:FSD-8744 تاریخ:23-01-2024

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ گرمیوں میں بعض لوگ میٹھے شربت کی سبیل لگاتے ہیں۔ اس میں ہوتا یہ ہے کہ سبیل کا شربت بانٹنے والا ہاتھ میں ڈول پکڑ کر گلاسوں میں ڈالتا رہتا ہے اور چند لڑکے لوگوں میں بانٹتے رہتے ہیں، مگر جو ٹب یا بالٹی سے ڈول بھر بھر کر ڈالتا ہے، اکثر اس کا اپنا ہاتھ یا انگلیاں پانی میں داخل ہوتی ہیں۔ اب اگر ڈول بھرنے والا بے وضو ہو، تو کیا شربت مستعمل ہو جاتا ہے اور اس کا پینا مکروہ ہے؟ رہنمائی فرمادیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

شربت میں انگلی داخل ہونے سے شربت مستعمل اور اُس کا پینا مکروہِ تنزیہی نہیں ہو گا، اگرچہ جس کی انگلی داخل ہوئی، وہ بے وضو ہو، کیونکہ پانی کے مستعمل ہونے کے لیے اُس کا اِس قابل ہونا ضروری ہے کہ اُس سے نجاستِ حکمیہ کا زوال یا قربت کا حصول ممکن ہو اور یہ خوبی "مطلق پانی" میں ہوتی ہے، اِسی لیے جب مطلق پانی کو مذکورہ مقاصد کے لیے استعمال کیا جاتا ہے، تو وہ "مستعمل" ہو جاتا ہے، جبکہ اِس کے مقابلے میں "مقید پانی" مثلاً شربت، سرکہ اور لسی وغیرہا وضو کے قابل ہی نہیں، تو ہاتھ لگنے سے اُس کے مستعمل ہونے کا بھی کوئی معنی نہیں کہ مستعمل وہی پانی ہوتا ہے، جو مطلق ہو، لہذا شربت، دودھ، لسی، سرکہ یا عرقِ گلاب وغیرہا میں اگر کسی بے وضو شخص کی انگلی داخل ہو جائے تو یہ چیزیں مستعمل نہ ہوں گی اور اِن کا پینا بلا کراہت جائز ہو گا، یعنی اِس پر کراہتِ تنزیہی کا حکم بھی نہ ہو گا۔

البتہ یہ بات ضرور ملحوظ رہے کہ شرعاً اگرچہ شربت **مستعمل** نہ ہو گا، مگر یوں انگلیوں اور ناخنوں کا شربت میں داخل ہونا، اپنی جگہ قبیح، ناپسندیدہ اور طبعی نفاست کے خلاف ضرور ہے۔ کوئی بھی سلیم الطبع اور نفیس الفطرت ایسا مشروب پینے کو پسند نہیں کرتا، لہٰذا سبیل لگانے والوں کو چاہیے کہ طہارت و نظافت کا مکمل خیال رکھیں کہ یہ مطلوب شرع ہے۔ نبی اکرم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”تنظفوا بکل ما استطعتم، فإن اللہ تعالی بنی الإسلام علی النظافة“ ترجمہ: جس قدر ہو سکے، نظافت کا خیال رکھو، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کی بنیاد نظافت پر رکھی ہے۔

(کنز العمال، جلد 09، صفحہ 277، مطبوعۃ مؤسسۃ الرسالہ)

مقید پانی مستعمل نہیں ہوتا، چنانچہ ملک العلماء علامہ کاسانی حنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (وِصال: 587ھ / 1191ء) لکھتے ہیں: ”لو توضأ بالماء المقید کماء الورد ونحوہ لا یصیر مستعملا بالإجماع؛ لأن التوضؤ بہ غیر جائز، فلم یوجد إزالة الحدث ولا إقامة القربة“ ترجمہ: اگر کسی شخص نے مقید پانی، مثلاً: عرقِ گلاب وغیرہ سے وضو کیا، تو وہ عرق گلاب یا دیگر مقید پانی بالاجماع **مستعمل** نہ ہوں گے، کیونکہ اُس سے وضو کرنا ہی جائز نہیں ہے، لہٰذا اُس سے حدث کا زوال یا قربت کا حصول کچھ بھی نہ ہو گا۔ (لہٰذا جب پانی مستعمل ہونے کے دونوں یا ایک سبب نہ پایا گیا، تو وہ مقید پانی مستعمل بھی نہ ہوا۔)

(بدائع الصنائع، جلد 01، فصل فی الطھارۃ الحقیقیۃ، صفحہ 397، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

فتاویٰ عالمگیری میں ہے: ”لو توضأ بالخل أو بماء الورد لا یصیر مستعملا عند الکل کذا في التتارخانیة“ ترجمہ: اگر کسی شخص نے سِرکے یا عرقِ گلاب سے وضو کیا، تو وہ سرکہ یا عرق سب علماء کے نزدیک **مستعمل** نہیں ہو گا، جیسا کہ ”الفتاویٰ التاتارخانیۃ“ میں ہے۔

(الفتاوی الھندیۃ، جلد 01، الفصل الثاني فیما لا یجوز بہ التوضؤ، صفحہ 23، مطبوعہ کوئٹہ)

امامِ اہلِ سنّت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1340ھ / 1921ء) نے **مستعمل** پانی کی تعریف، فوائدِ قُیود اور متعلقہ احکامات کو بیان کرتے ہوئے بے نظیر رسالہ بنام ”الطِّرْسُ المُعَدَّل فی حدِّ الماءِ المستعمل“ تصنیف فرمایا۔ اس رسالہ میں **مستعمل** پانی کی جامع ومانع تعریف کرتے ہوئے ابتداءً یہ کلمات

تحریر فرمائے:"ماءِ مستعمل وہ قلیل **پانی** ہے۔۔۔الخ"

پھر اس تعریف کی ابتداء میں مذکور لفظِ "پانی" کے فوائدِ قید بیان کرتے ہوئے لکھا:"(26)ہم نے "**پانی**"کو مطلق رکھا اور خود رفعِ نجاستِ حکمیہ واِقامتِ قربت ہائے مذکورہ سے واضح کہ پانی سے مائے مطلق مراد ہے، تو شوربے یا دودھ کی لسی یا نبیذِ تمر سے اگر وضو کرے، وہ **مستعمل** نہ ہوں گے، اُن سے وضو ہی نہ ہو گا، تو **مستعمل** کیا ہوں۔(27)خود نفسِ جنس یعنی پانی نے دودھ، سرکہ، گلاب، کیوڑے(ایک پھول کانام) وغیرہا کو خارج کر دیا کہ اُن سے وضو کرے، تو **مستعمل** نہ ہوں گے، اگرچہ بے وضو ہو، اگرچہ جُنب ہو، اگرچہ نیتِ قربت کرے کہ غیر آب نجاستِ حکمیہ سے اصلاً تطہیر نہیں کر سکتا۔"

(فتاویٰ رضویه، جلد02،صفحه47،رضافاؤنڈیشن،لاهور)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــه

مفتی محمد قاسم عطاری

11رجب المرجب1445ھ/23جنوری2024

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ /www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے